بیان کیا جائے اور ساتھ ساتھ ترجمہ بھی کرے۔(فتاوی ارکان اسلام۔شیخ ابن عثیمین)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک باوجود عربی پر قدرت کے غیر عربی میں خطبہ دینا مکروہ ہے۔اسے بدعت نہیں کہا جائے گا کیونکہ دلائل متعارض ہیں۔صاحبین کے نزدیک غیر عربی میں اس وقت جائز ہے جب عربی جاننے والا کوئی نہ ہو۔ (تفصیلات کے لیے: ماہنامہ ''**الحق**''، اکوڑہ بحوالہ مولانا عبدالحی: مجموعۃ الفتاوی، مولانا خالد سیف اللہ، جدید فقہی مسائل)

(۳) تنظیموں اور اداروں کے خرچ پر حج کرنا

عصر حاضر کے علماء کے اس بارے میں دو اقوال ہیں:

پہلا قول: بعض اداروں اور تنظیموں کے ذمہ داران اپنے بعض ملازمین کو حج اور عمرے پر بھیجتے ہیں، ایسا کرنا صحیح ہے۔اس کے قائل ڈاکٹر نصر فرید واصل، شیخ محمد صالح منجد اور سعودی عرب کی دائمی فتوی کمیٹی ہیں۔

دوسرا قول: ایسا کرنا جائز نہیں ہے، الا یہ کہ اس ادارے کے قوانین میں اجازت موجود ہو۔اس کے قائل ڈاکٹر علی جمعہ، ہیئۃ الافتاء وزارت اوقاف کویت ہیں۔

راجح اور صحیح مسلک یہ ہے کہ ایسا کرنا **جائز** ہے بشرطیکہ اس اختیار وغیرہ میں معیار صرف حقداریت (میرٹ) ہو اور تنظیم کے امور میں خلل نہ آتا ہو۔اور تنظیم کے پاس امور چلانے کے لیے سرمایہ موجود ہو۔(مسعود صبری، ہفت روزہ المجتمع عدد۱۸۲۹ تاریخ ۲۰۰۸/۱۱/۲۹ کویت)

حقوقِ حیوانات کمیشن کی ایک سفارش

بین الاقوامی حقوق حیوانات کے اداروں نے یہ مسودہ قانون پیش کیا تھا کہ جانوروں کو ذبح کرنے سے قبل بیہوش کر دیا جائے۔اس مسودے کو مسلمانوں کے علاوہ یہود ونصاریٰ نے بھی (تینوں آسمانی مذاہب نے) بالاتفاق مسترد کر دیا۔الحمد للہ

ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ مسلمانوں پر ظلم وستم اور ان کا قتل عام بند کروایا جائے۔ پھر جانوروں پر رحم کی خاطر اس مسئلے پر نظر ثانی کی باری آئے تو یہ بات مدنظر رہنا چاہیے کہ ''**اضطراری**'' حالت میں ذبح کی رعایت گوشت کے ضیاع سے بچانے کی شرعی حکمت ہے، جبکہ ''**جان بوجھ کر**'' **ایسی کیفیت پیدا کرنے** کا مسئلہ **مختلف** ہے۔البتہ کسی جانور کو ذبح کرنا بہت مشکل ہو جائے تو اسے قابو کرنے کی حد تک ایسی کارروائی کے لیے بھگوڑے اونٹ کے شکار سے استدلال ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

[**ابن ماجۃ**، الذبائح، باب ۹ ذکاۃ النادّ من البہائم، **النسائی**، الصید، باب الانسیۃ تستوحش، و**صححہ** الالبانیؒ]

علمی مقالہ قسط: 1

فتوی کی اہمیت اور مفتی کا مقام

مؤلف: حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ .... تلخیص: محمد شریف بلغاری

دین اسلام انسانیت کیلئے مکمل دستور حیات اور آخری سماوی دین ہے۔ اور قرآن مجید خالق کائنات کی طرف سے انسانیت کے لیے حتمی اور آخری پیغام ہدایت ہے، جسے خاتم النبیین ﷺ پر نازل کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خصوصی اہتمام فرمایا: ﴿ إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون ۝ ﴾ (الحجر: ۹) ''ہم نے خود ہی اس سرچشمہ ہدایت (قرآن مجید) کو نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

کتاب وسنت کے حفظ وروایت کے ساتھ ساتھ " الاستفتاء " (فتوی پوچھنے) اور " الافتاء " (فتویٰ دینے) کا سلسلہ بھی قرون اولیٰ سے آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

مفتی کی عظمت شان اور اس کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے کیلئے یہ کافی ہے کہ فتویٰ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن حکیم میں اپنی ذات اقدس کی طرف کی ہے: ﴿ ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن ﴾ (النساء: ۱۲۷) ''اور لوگ آپ (ﷺ) سے عورتوں کے بارے میں فتوی پوچھتے ہیں کہہ دیجئے اللہ تمہیں ان کے بارے میں فتوی دیتا ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ فتویٰ شریعت کا حصہ اور اسلامی احکام کا جز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام اور اہل علم کو قرآن کریم میں متعدد مقامات میں اپنے ساتھ ذکر کا اعزاز بخشا ہے اور ان سے اپنے دین متین کے دعوت وتبلیغ اور بیان وتوضیح کا کام لے کر انہیں درجات رفیعہ اور فضائل جلیلہ سے نوازا ہے۔

مفتیان کرام تبلیغ احکام میں رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام اور نائب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

علامہ شاطبیؒ رقم طراز ہیں: (المفتي قائمٌ في الامة مقامَ النبي ﷺ لأن العلماء ورثة الانبياء وإن الانبياء لم يورّثوا دينارا ولا درهما وإنما ورّثوا العلم) (الموافقات: ۴/۲۴۴) ''مفتی امت میں نبی ﷺ کا قائم مقام ہے، کیونکہ علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے اپنے ورثے میں درہم ودینار نہیں چھوڑا، انبیاء کرام کا ترکہ تو صرف علم ہے۔''

اہل علم اور اولو الامر مفتیان کرام کا یہ مقام جہاں عظیم الشان عزوشرف ہے، وہاں شدید ترین ذمہ داری، مسؤلیت اور سخت ترین امتحان بھی ہے۔ جس میں سرخ رو ہونے کیلئے انتہائی حزم واحتیاط اور احساس مسئولیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

فتویٰ صادر کرنے میں سلف صالحینؒ کا کمال احتیاط:

منصب افتاء واجتہاد ایک خصوصی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں، اصحاب رسول ﷺ فتویٰ دینے میں کس قدر محتاط تھے، اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی آرزو ہوتی تھی کہ اس کی جگہ کوئی اور ہی اس ذمہ داری کو قبول کرلے، حالانکہ وہ سب آسمان علم وفضل کے روشن ستارے اور سرچشمہ علوم نبوت ورسالت کے دھارے تھے۔

فقہ حدیث کے جلیل القدر امام شعبیؒ سے ایک بار کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا (لاأدری) "میں نہیں جانتا" سائل نے عرض کی (ألا تستحیی من قولک: لا أدری، وأنت فقیه اهل العراق) آپ (لاأدری) کہتے ہوئے حیا نہیں کرتے، حالانکہ آپ اہل عراق کے فقیہ ہیں؟ تو امام شعبیؒ نے فرمایا: لکن الملائکة لم تستحي حین قالوا: ﴿لا علم لنآ إلا ما علمتنا﴾ کہ فرشتے "ہم نہیں جانتے" کہتے ہوئے نہیں شرمائے۔ (الاعلام: ۴/۲۱۸)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: میں نے ایک سوبیس انصار صحابہ ﷺ کو دیکھا، ہر ایک مسئلہ پوچھنے پر دوسرے کی طرف بھیج دیتا تھا۔ (الا علام: ٤ / ٢١٨) سبحان اللہ ایک طرف یہ اہل علم وتقویٰ ہیں، دوسری طرف ہمارے دور کے جاہل جری مفتی، جن میں سے بعض سائل کا سوال سمجھنے سے بھی قاصر ہیں مگر "مفتی" کہلانے کا شوق انہیں ایک پل آرام نہیں کرنے دیتا۔ نااہل مفتیوں کے فتاوی سے جو علمی ودینی نقصانات ہوتے ہیں، ان کا حقیقی اندازہ لگانا تو ممکن نہیں۔ ذیل میں چند آثار سیئہ کا ذکر کرتے ہیں تاکہ قارئین کو صورت حال کا کچھ اندازہ ہوسکے۔ ﴿إن أرید إلا الاصلاح مااستطعت﴾

نااہل مفتیوں کے فتاوی سے ہونے والے علمی ودینی نقصانات:

ا۔ دین کے نام پر حدود اللہ کی پامالی:

دین وشریعت کے نام پر نااہل مفتیوں کے خانہ ساز فتووں اور بے اصل اجتہاد کے سہارے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیا جاتا ہے، حتی کہ اس "بازار" کی رونق میں جواز متعہ جیسے مکروہ فتاوی بھی شامل ہیں، سودی معیشت کو فروغ دینے کے لیے درباری ملاؤں، علماء سوء اور شہرت، جدت اور ترقی کے مالیخولیا میں مبتلا مفتیوں کے فتاوی بنکوں اور دیگر سودی اور

جوئے کے اداروں کا رأس المال ہیں۔ارشادالٰہی ہے:﴿ ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلال وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب إن الذين يفترون على الله الكذب لايفلحون ۞﴾ (النحل : ۱۱۶)''کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو۔ بے شک اللہ پر بہتان باندھنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔''

۲۔دین اوراحکام دین کے بارے میں جاہلانہ جرأت:

نااہل مفتیوں کے فتاوی سے سائل میں یہ جرأت اوراحساس پیدا ہوجاتا ہے کہ کسی بھی مسئلے میں فتوی کے ذریعہ اپنی مرضی کی راہ نکالی جاسکتی ہے، اس سے خشیت الٰہی میں کمی آتی ہے اوراحکام شریعت کا احترام کم ہوجاتا ہے۔اسی لئے اللہ تعالٰی نے اپنی ذات پر بے علمی کے ساتھ کچھ کہنے کو فواحش ومنکرات اورشرک جیسے بدترین اعمال کے ساتھ ذکر کیا ہے: ﴿ قل إنما حرّم ربی الفواحش ما ظهرمنها وما بطن والإثم والبغی بغير الحق وأن تشركوا بالله مالم ينزل به سلطانا وأن تقولوا على الله مالاتعلمون ۞﴾ (الاعراف : ۳۳)''کہہ دیجئے! میرے رب نے تو بے حیائی کی باتوں کو خواہ ظاہر ہوں یا باطن، اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کو حرام کیا ہے اور یہ بھی کہ تم کسی کو اللہ کے ساتھ شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں علم نہ ہو۔''

۳۔اس سے حق کے لبادے میں باطل کی نشرواشاعت ہوتی ہے :

نااہل مفتیوں کے فتاویٰ سے حق کے لبادے میں باطل کی نشرواشاعت ہوتی ہے۔یہ تلبیس ابلیس ہے اور حق کے نام پر اللہ کی مخلوق کو گمراہ کرنے کا بدترین طریقہ ہے، اسی لئے اللہ تعالٰی نے اتباع حق کی تاکید کی ہے اور ''ظن'' کی پیروی سے منع فرمایا ہے:﴿قل الله يهدی للحق أفمن يهدی الى الحق أحق أن يتبع أمن لايهدّی الا أن يهدیٰ فما لكم كيف تحكمون ۞ وما يتبع أكثرهم الا ظنا ان الظن لا يغنی من الحق شيئا ﴾(یونس : ۳۵۔۳۶)''کہہ دیجئے اللہ حق کا راستہ دکھاتا ہے، بھلا جو حق کا راستہ دکھائے وہ پیروی کیے جانے کے زیادہ لائق ہے یا وہ کہ جب تک اسے کوئی راستہ بتائے، راستہ نہ پاسکے تو تم کو کیا ہوا ہے؟ کیسا انصاف کرتے ہو؟!، اوران کی اکثریت صرف ظن کی پیروی کرتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ ظن حق کے مقابلے میں کچھ بھی کارآمد نہیں ہوسکتا۔'' اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالٰی علم کو لوگوں سے چھین نہیں لے گا لیکن علماء کو قبض کر کے علم کو اٹھالے گا، حتی کہ جب کسی عالم کو باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے پھران سے سوال کیے

جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' (بخاری کتاب العلم: باب ٣٤ ح: ١٠٠، مسلم العلم :٢٦٧٣)

۴۔امت صراط مستقیم سے بھٹک جاتی ہے:

بلاشبہ ہر طرح کا خیر سلف صالحین کی اتباع میں ہے کیونکہ ان کا منہج استدلال وعمل خالص کتاب وسنت پر مبنی ہے، اسی میں دنیا وآخرت کی فلاح وسعادت ہے جبکہ بدعت ہر برائی کی اساس ہے۔ نا اہل لوگوں کے فتاوی اتباع سلف اور جادۂ حق سے روگردانی کا باعث بنتے ہیں اوران سے بدعات کی راہیں کھلتی ہیں۔ رسالت مآب ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث صریح میں الفاظ کے ساتھ اس کی نشاندہی فرمادی ہے۔

۵۔امت علماء حق سے دور ہو جاتی ہے:

نا اہل مفتیوں کے فتاوی اہل علم وفضل، اصحاب ورع وتقویٰ، علماء حق اور ثقہ فقہاء ومجتہدین سے امت کا رابطہ منقطع کردیتے ہیں۔ دور حاضر میں جاہل اور بے علم مفتیوں کی طرف سے اپنے مفتی ہونے کی باقاعدہ تشہیر کی جاتی ہے، جیسے فٹ پاتھوں پر نجومی پروفیسروں کے پاس ''جو چاہو سو پوچھو'' کے بورڈ نظر آتے ہیں!! **لاحول ولا قوة الا بالله**

﴿**ولو ردوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم ولولا فضل الله عليكم ورحمته لاتبعتم الشيطان الا قليلا** ۞﴾ (النساء:٨٣) ''اور اگر وہ اس بات کو رسول کریم ﷺ اور اپنے اولو الأمر کے پاس پہنچاتے تو وہ اس کو سمجھ لیتے جو استنباط کر سکتے ہیں اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا سب شیطان کے پیروکار ہو جاتے۔''

ایک مخلصانہ نصیحت: مؤقر تعلیمی اداروں، علمی مراکز، دینی تنظیموں اور اسلامی جماعتوں کے ذمہ داروں کا فرض ہے کہ وہ ذاتی تعلقات اور شخصی وتنظیمی مفادات سے بالاتر ہو کر اخلاص وسنجیدگی کے ساتھ اس صورت حال کا جائزہ لیں۔ اہل ونا اہل میں فرق کو سمجھیں، ہر کس وناکس کی فتوی نویسی کی حوصلہ شکنی کریں۔

شروط المفتی :

☆ فتوی کیا ہے؟ **لغت عرب** کی مستند کتابوں میں ہے: ''**أفتاه الامر : أبانه له والفُتيا والفَتوىٰ ما أفتى به الفقيهُ** ''، یعنی ''کسی چیز میں کوئی معاملہ واضح کیا اور دوٹوک رائے دی۔'' الحسین محمد بن راغب الاصفہانی ؒ فرماتے ہیں: **الفُتيا والفتوىٰ : الجواب عما يشكل من الاحكام، ويقال استفتيت فأفتاک**) فُتيَا اور فَتوَىٰ مشکل احکام کے